REGD. No. ..0254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳	۹ صلح ہش ۱۳۲۸	۹ ربیع الاول سنہ ۱۳۶۸ھ	۹ جنوری سنہ ۱۹۴۹ء	نمبر ۷

اخبار احمدیہ

لاہور ۸ ماہ صلح سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت تا حال ناساز ہے آج حضور کو ضعف کی شکایت بھی ہے۔ احباب درد دل کے ساتھ حضور کی صحت و عافیت کے لئے دُعا فرمائیں۔

حضرت اُمّ المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی علیل ہے احباب دُعائے صحت فرمائیں۔

مکرم مقصود احمد صاحب واقف زندگی ابن ماسٹر محمد حسن صاحب آسان دہلوی کے ہاں ۵ جنوری کو لڑکی تولد ہوئی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مولودہ کا نام امۃ الباسط تجویز فرمایا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

بیمار کشمیر اس وقت اپنے ہر رشتہ دار دوست عزیز اور ہمدرد کے بیش قدر خون کا محتاج ہے

پاکستانی عوام سے جانی۔ مالی۔ حالی اور قالی امداد کی اپیل

نواب مشتاق احمد گورمانی کی پریس کانفرنس (ہمارے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے)

لاہور ۸ جنوری لاہور کے اخبار نویسوں کی کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے پاکستان کے وزیر بے محکمہ نواب مشتاق احمد گورمانی نے کہا کہ جب ہم نے نہایت صلح جوئی کا طریق اختیار کرتے ہوئے عوام کے آزادانہ حق رائے دہندگی کے اصول کو تسلیم کر لیا ہے مضبوطی سے اس پر کاربند رہنا اور اسے ہر طرح کامیابی سے سرانجام دینے کے متعلق ہر ممکن سعی جمیل کو عمل میں لانا ہمارا فرض ہے یہ جد وجہد جس سے اب ہمیں واسطہ پڑنے والا ہے کوئی معمولی جد وجہد نہیں اس کے لئے ہمیں نہ صرف مالی بلکہ جانی۔ حالی اور قالی تک کی قربانی کرنی ہوگی۔ اور میں پریس کے واسطے سے پاکستان کے عوام سے اپیل کرونگا کہ جس طرح پچھلے دنوں آپ نے اپنے مجروح و مظلوم کشمیری بھائیوں کا دُکھ درد میں ساتھ دیا ہے اب بھی اُن کو آخری منزل کامرانی تک پہنچانے کیلئے اُن سے کماحقہٗ تعاون کیجئے:۔

کشمیر میں استصواب رائے عامہ کے متعلق کشمیر کمیشن کی ۱۳ اگست والی تجاویز اور حالیہ شرائط پر تبصرہ کرتے ہوئے نواب مشتاق احمد گورمانی نے کہا مجھے کشمیر میں بھی اور یہاں بھی اس کے متعلق بے اطمینانی سی محسوس کرائی گئی ہے۔ لیکن درحقیقت یہ شرائط نہ حکومت پاکستان کی ہیں۔ اور نہ حکومت ہندوستان کی۔ یہ کشمیر کمیشن کی پیش کردہ تجاویز ہیں۔ جنہیں سلامتی کونسل نے ہمیں ایک دوسرے کے زیادہ قریب لانے کی غرض سے قبول کر لیا ہے۔ اور اب چونکہ ہمارے درمیان دیرینہ مابہ النزاع مسئلے یعنی آزادانہ حق رائے دہندگی کو تسلیم کر لیا گیا ہے اسلئے ہمارا اور حکومت ہندوستان کا فرض ہے کہ نیک دلی سے اپنے اس متفقہ فیصلے کو انجام دینے میں کوشاں ہو جائیں۔ اور مجھے یقین ہے اگر خیرسگالی سے ہر بات میں دونوں حکومتوں نے تعاون کیا۔ تو یہ مشکل نہیں کہ کشمیر کے مظلوم باشندوں کو اپنی قسمت کا فیصلہ کر لینے کیلئے واقعی ویسا ہی خوشگوار اور غیر جانبدار ماحول مل جائے۔ جس کیلئے ہم آج تک مصروف اور کوشاں رہے ہیں۔

آپ نے کہا۔ آپ کو یاد ہوگا۔ یہ ہم ہی تھے جنہوں نے سب سے پہلے کشمیر کے مسئلے کو بلاواسطہ گفتگو سے طے کرنے کی پیشکش کی تھی۔ اس کے بعد ہم نے اسے بذریعہ ثالثی فیصل کرانے کی آرزو کی حتیٰ کہ مجلس اقوام تک لیجانے کی بھی خواہش ظاہر کی گئی۔ لیکن اس وقت حکومت ہندوستان کو ہم سے اتفاق نہ تھا۔ پھر حکومت ہندوستان خود ہی اس معاملے کو سلامتی کونسل تک لے گئی۔ پچھلی دفعہ جب ہمارے متعلق یہ کہا گیا کہ ہم نے کمیشن کی پیش کردہ تجاویز کو رد کر دیا ہے تو گو یہ بات غلط تھی لیکن تجاویز سے جزوی طور پر اتفاق نہ کرنے کی وجہ دراصل یہی تھی کہ ہمارے نزدیک اُن مجمل شرائط کے ماتحت ایک ایسے خوشگوار و آزاد ماحول کی ضمانت نہ تھی۔ جس میں کشمیری عوام صحیح طور پر اپنے حق رائے دہندگی کو استعمال کر سکیں۔

آپ نے کہا یہ سچ ہے کہ ہم اپنے مظلوم کشمیری بھائیوں کی مشکلوں کو بہت جلد ختم ہوتا ہوا دیکھنے کے آرزومند تھے اور ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمیں جب ایک آزادانہ استصواب رائے عامہ کا یقین دلایا گیا تو ہم نے محض اُن کی خاطر ہی اسے تسلیم کر لیا۔

استصواب کی شرائط میں جاتے ہوئے نواب مشتاق احمد خاں گورمانی نے کہا اُس علاقے میں جن پر مہاراجہ جموں و کشمیر و ہندوستانی فوجوں کا قبضہ ہے وہاں استصواب تک ہندوستانی فوجیں رہینگی۔ اور رفتہ رفتہ انہیں ہٹایا جاتا رہے گا۔ حتیٰ کہ استصواب کے وقت اُن کی اکثریت جا چکے گی۔ اور صرف اُتنا حصہ باقی رہ جائے گا جسے استصواب کا منتظم اعلیٰ (جو ایک بین الاقوامی شہرت اور حیثیت کا مالک ہوگا) مناسب سمجھے گا اور اسی طرح آزاد کشمیر علاقے میں آزاد فوجیں رہینگی اور بعینہٖ اسی طرح وہ بھی بتدریج کم ہوتی جائینگی آپ نے کہا مجھے خوشی ہے کہ کشمیر کمیشن نے آزاد کشمیر حکومت کو (باقی صفحہ پر)

قیام امن کے سلسلے میں

پانچ بڑی طاقتوں پر بھاری ذمہ واری عائد ہوتی ہے

چودھری محمد ظفر اللہ خاں کی تقریر

کراچی ۸ جنوری۔ چودھری محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان نے بین الاقوامی معاملات کے ادارے کے سالانہ اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا دُنیا میں مُستقل اور دیرپا امن قائم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ایک ملک کا دوسرے ملک پر غلبہ ختم کر دیا جائے۔ اقوام متحدہ کا ادارہ جن اصولوں کو سامنے رکھ کر قائم کیا گیا تھا۔ بدقسمتی سے بعض ممالک کی طرف سے پیہم ان کی خلاف ورزی کی جا رہی ہے۔ گو وہ اس ادارہ کے ممبر ہیں۔ لیکن وہ اپنے ووٹ ایسے مقاصد کے لئے استعمال کرتے ہیں جو اطلانٹک کے منشور کے صریحاً خلاف ہیں۔ اس سلسلے میں ان پانچ طاقتوں پر بڑی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے جو ادارہ کے مستقل ممبر ہیں۔ اگر وہ دُنیا میں امن قائم رکھنے میں ناکام ثابت ہوئے تو دُنیا کو ایک ایسی ہمہ گیر تباہی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ جس کی مثال نہ ملے گی۔

آپ نے ان اسباب پر بھی روشنی ڈالی جنکی وجہ سے جمعیت اقوام متحدہ کے بعض ممبروں کو خلاف دیانت اور خلاف امن حرکات کرنے کی جراءت ہو جاتی ہے۔ آپ نے کہا دراصل جمعیت اقوام کو کوئی اختیارات حاصل نہیں ہیں۔ اس کے ماتحت میں کوئی ایسی طاقت نہیں ہے جس کے ساتھ وہ ان حرکات کو روک سکے۔ حالانکہ قیام امن کے ضروری ہے کہ اسے اپنے فیصلوں کو منوانے کی قدرت حاصل ہو۔ بہرحال اگر ہم دنیا میں امن رکھنا چاہتے ہیں۔ تو ایک نسل کا دوسری نسل اور اقتصادی لوٹ مار کی لعنتوں کو ہمیشہ ختم کر دینا ہوگا۔

ایک مجاہد اسلام افریقہ تشریف لیجا رہے ہیں!

مکرم الحاج مولوی نذیر احمد صاحب مبشر مولوی فاضل جو پہلے بھی گولڈ کوسٹ (مغربی افریقہ) میں ساڑھے بارہ برس تک خدا کے فضل سے اعلیٰ خدمات دین بجالاتے رہے ہیں۔ لاہور سے اتوار کے روز ۹ جنوری کو کراچی میل کے ذریعہ ۹ بجے صبح روانہ ہونگے۔ احباب سٹیشن پر پہنچکر اپنے مجاہد بھائی کو دُعا کے ساتھ الوداع کریں۔

ایک خبر کی تردید

کراچی ۷ جنوری اس خبر کی تردید کر دی گئی ہے کہ حال ہی میں پاکستان کے کمانڈر انچیف نے جموں کے مقام پر ہندوستان کے کمانڈر انچیف سے ملاقات کی ہے۔

سینما اور کم عمر بچے

لندن ۷ جنوری۔ لندن کے ایک سینما کے داخلہ پر ایک نوٹس "اپنی بندوقیں اور چاقو یہاں رکھو" لگا ہوا ہے۔ یہ نوٹس ان چھوٹے چھوٹے لڑکوں کے لئے ہے جو بچوں کا پروگرام دیکھنے آتے ہیں۔ اکثر اپنے ساتھ مصنوعی پستول اور دوسرے اسلحہ لے آتے ہیں سینما کے منیجر نے بیان کیا کہ ہمیں خطرہ ہے کہ ہمارے یہ کم عمر سرپرست فلم کے سنسنی خیز لمحات میں ایک دوسرے کو مجروح نہ کر دیں۔ (داشار)

اتحادی اقوام کے مبصر کشمیر آرہے ہیں

لندن ۷ جنوری بی بی سی نے یہ خبر نشر کی عنقریب اتحادی اقوام کی طرف سے چالیس مبصر برعظیم ہند روانہ ہو جائیں گے۔ تاکہ استصواب رائے کے سلسلے میں کشمیر کی مدد کر سکیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ان مبصروں میں سے پندرہ امریکی افسر ہوں گے۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی اے۔ ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ سے شائع کیا۔

انڈونیشی نمائندوں کی چوہدری ظفر اللہ خان سے ملاقات

کراچی ۸ جنوری۔ انڈونیشیا کے وزیر مالیات ڈاکٹر الیگزنڈر میراکس۔ امریکہ میں انڈونیشی وفد کے قائمقام رئیس ڈاکٹر سوبینمنر و اور پاکستان میں انڈونیشی نمائندے مسٹر ادہم نے کل سہ پہر پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان سے ملاقات کی۔ اور ان کے ساتھ نصف گھنٹہ تک رہے (اسٹار)

جنوبی افریقہ میں تیل کا ذخیرہ

بلوم فانٹین ۸ جنوری۔ مسٹر ایچ ایس ایم ہام نے یہ دعوے کیا ہے کہ ارنج فری اسٹیٹ میں پٹرول کا بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے۔ ان کا بیان ہے کہ یہ ذخیرہ ۱۰۰ میل سے زیادہ طویل اور ۲½ ہزار فٹ سے لے کر کئی میل تک کی چوڑائی میں پھیلا ہوا ہے۔ (اسٹار)

زمانہ بعد از جنگ کا سب سے بڑا تجارتی معاہدہ

وارسا ۸ جنوری۔ یہاں برطانیہ اور پولینڈ کے درمیان تجارتی معاہدے پر گفت وشنید جاری تھی۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ اس معاہدے پر اس ہفتے دستخط ہو جائیں گے۔ کہا جاتا ہے کہ اس معاہدے کی رو سے ۵ سال کے عرصہ میں ۱۹۵۰۰۰۰۰۰ روپے کی مالیت کے سامان کا تبادلہ کیا جائیگا۔ یہ معاہدہ زمانہ بعد از جنگ کا سب سے بڑا معاہدہ ہے اور روس اور پولینڈ کے ۵ سالہ تجارتی معاہدے سے بھی بڑا ہے جسمیں ۵۵۰۰۰۰۰ روپے کی تجارت کی جاسکتی ہے۔ (اسٹار)

۲ لاکھ یہودیوں کی مراکش سے روانگی

پیرس ۸ جنوری۔ یہاں موصول شدہ اطلاع ہے کہ مراکش کے دو لاکھ یہودیوں میں سے ایک لاکھ یہودی فوراً بیت المقدس کے لئے روانہ ہونے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ اندازہ ہے کہ ۲ ہزار آدمی پہلے ہی روانہ ہو چکے ہیں۔ اور کیسابلانکا اکشو، مکینز، رنیفر اور بہت سے دوسرے چھوٹے چھوٹے مقامات کے ہزاروں یہودی ارض موعود پہنچنے کی امید میں اپنی املاک کو روپیہ کی شکل میں تبدیل کر رہے ہیں۔ (اسٹار)

برطانیہ لنکا کی چائے خریدے گا۔

لندن ۷ جنوری:۔ تجارتی حلقوں میں یہ توقع کی جا رہی تھی۔ کہ لندن میں چائے کے نیلام کا طریقہ پھر شروع ہو جائیگا۔ لیکن ان علامات سے یہ امید ٹوٹ گئی ہے۔ کہ برطانیہ کی غذائی وزارت لنکا سے اس سال کے لئے ٹھیکہ کے طریقہ پر چائے کی خریداری کی گفت وشنید کر رہی ہے۔ لیکن بعض تجارتی حلقوں کا خیال ہے کہ نیلام کا اجراء ترک نہیں کیا گیا ہے بلکہ ملتوی کر دیا گیا ہے۔ اخبار "فائنینشل ٹائمز" نے کئی حوالوں کے ساتھ بیان کیا۔ کہ جلد سے جلد لندن میں نیلام کا طریقہ جاری کرنے کے لئے اقدام کیا جائے گا۔ لیکن اس سلسلہ میں لنکا اور ہندوستان کے رویہ کی وجہ سے غذائی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اس قسم کا سودہ کرنے کی ضرورت پیش آئی۔

کمیونسٹوں کے متعلق چیانگ کا رویہ سخت تر ہوتا جا رہا ہے۔

گفت وشنید کی بنیاد پر صلح کی امیدیں مدھم پڑ گئیں

نانکنگ ۸ جنوری۔ یہاں جب یہ معلوم ہوا کہ مارشل چیانگ کائی شیک کا رویہ سخت تر ہوتا جا رہا ہے تو یہ امیدیں جاتی رہیں کہ چینی قوم پرستوں اور کمیونسٹوں کے درمیان گفت وشنید کے ذریعہ امن قائم ہو جائے گا۔ مارشل چیانگ کے عزم کی تجدید کا اظہار حکومت کے اخبار "سنٹرل ڈیلی نیوز" نے ایک اداریہ میں کیا ہے۔ جو لسم کے ایک ساتھی کا لکھا ہوا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے۔ کہ مارشل کی لیڈرشپ ناگزیر ہے اور اگر قوم پرست امن قائم کرنا چاہتے ہیں۔ تو انہیں اپنی جنگی طاقت برقرار رکھنے کے لئے متحد رہنا چاہیئے۔

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ حکومت کے کسی افسر کو برطانیہ روس، امریکہ یا فرانس سے ثالثی کی درخواست کرنے کا اختیار نہیں دیا گیا ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ ہو سکتا ہے۔ کہ کسی افسر نے اختیارات لئے بغیر اس قسم کی درخواست کر دی ہو۔ غیر ملکی نمائندوں کو یہ توقع نہیں ہے۔ کہ حکومت اس قسم کی درخواست کرے گی۔ ان کا خیال ہے کہ اس قسم کی درخواست سے چین کے قومی اقتدار کو بہت صدمہ پہنچیگا۔ اور اس کا یہ مطلب ہوگا۔ کہ حکومت نے یہ اعتراف کر لیا ہے۔ کہ وہ اپنے معاملات سرانجام دینے کی اہلیت نہیں رکھتی۔ گذشتہ ہفتہ انتہائی سردی کی وجہ سے تمام محاذوں پر خاموشی طاری رہی۔ یہاں ایک چینی ترجمان نے بیان کیا کہ یہاں سے ۲۰ میل شمال مغرب میں جو قوم پرست فوج محصور ہو گئی تھی۔ توقع ہے کہ وہ جلد ہی گھیرے توڑ کر نکل آئے گی۔

گذشتہ ماہ قوم پرستوں کے ہوائی حملہ کی وجہ سے کمیونسٹ نوجنگ کے جرنیل "تسیم" (ژاؤ) جنرل لیو یوچنگ کی موت کی اب سرکاری طور پر تصدیق ہو گئی ہے۔ جنرل لیو کمیونسٹوں کا مانا ہوا بہترین جرنیل تھا۔ اسی نے نانکنگ پر موجودہ دلیرانہ یلغار کی اسکیم بنائی تھی لیو نے ابتدائی فوجی تربیت روس میں حاصل کی تھی۔ (اسٹار)

آسٹریلوی ہائی کمشنر

نئی دہلی ۸ جنوری۔ ہندوستان کے لئے آسٹریلوی نامزد ہائی کمشنر مسٹر ایچ آر گولن ۱۵ جنوری کو بمبئے سے نئی دہلی تشریف لائیں گے خیال کیا جاتا ہے کہ مسٹر گولن اپنے سفارتی کاغذات ۱۷ جنوری کو پیش کریں گے (اسٹار)

کاشغر میں ہندوستانی قونصلخانہ

نئی دہلی ۸ جنوری۔ سن کیانگ میں کاشغر کے مقام پر ایک ہندوستانی قونصلخانہ پچھلے سال ۱۲ دسمبر کو قائم کیا گیا ہے۔ ایک پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ کپتان آر۔ ڈی۔ سیٹھ نے ۱۲ دسمبر ۱۹۴۸ء سے قونصل جنرل کا چارج سنبھال لیا ہے۔ (اسٹار)

عرب مہاجرین کی امداد

بیروت ۸ جنوری۔ صدر لبنان کی بیگم کے پاس میکسیکو لبنان اور فلسطین کی خواتین کی طرف سے ۲۵۰ ڈالر کا ایک چیک موصول ہوا ہے یہ رقم مہاجرین کے امدادی فنڈ کے لئے ہے۔ کیوبا کے لبنانی باشندوں نے بھی مہاجرین کی امداد کے لئے ۱۵۰۰ ڈالر کا ایک چیک ارسال کیا ہے۔

(اسٹار)

کشمیر میں جنگ کا بند ہو جانا اقوام متحدہ کی پہلی اہم کامیابی ہے

اخبار نیوسٹیٹسمین کا تبصرہ

لندن ۸ جنوری۔ اخبار نیوسٹیٹسمین نے آج کشمیر پر تبصرہ کرتے ہوئے تحریر کیا ہے کہ کشمیر میں جنگ کا بند ہونا مغربی دنیا کے لئے یہ انتباہ ہے کہ ایشیا نے بین الاقوامی اخلاق کا اعلےٰ معیار قائم کرنے میں پہل کی ہے۔ اور یہ کہ اگر یورپ اور امریکہ نے اس مثال پر عمل نہیں کیا۔ تو مشرق میں ان کا جو کچھ وقار باقی ہے۔ وہ جلد ہی ختم ہو جائے گا۔

اخبار مذکور لکھتا ہے کہ اقوام متحدہ کو پہلی اہم کامیابی مشرق میں حاصل ہوئی ہے۔ اب تک مغربی ممالک اقوام متحدہ کو اپنی آسانیوں کے مطابق استعمال کرتے رہے ہیں۔ دونوں مستعمرات میں سے کسی کے لئے بھی یہ ممکن نہیں تھا کہ وہ کسی مفاہمت پر پہنچ سکیں۔ امن کی خاطر جمعیت اقوام کے فیصلے کا احترام قابل داد ہے۔

اخبار "اسپیکٹیٹر" نے بھی بہت پر زور طریقہ سے خراج تحسین ادا کیا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ "اس ڈرامائی اور مسرت بخش امن کے عبوری عرصہ کے لئے دونوں مستعمرات کی حکومتیں پوری تعریف کی مستحق ہیں دونوں فریقوں نے جس طرح جنگ بند کر دی ہے۔ اس سے یہ توقع کی جاسکتی ہے۔ کہ وہ عارضی صلح کی شکل اختیار کرلے گی۔ اور عارضی صلح استصواب رائے کے لئے زمین ہموار کر دے گی"

اخبار مذکور مزید رقمطراز ہے کہ آئندہ مراحل میں اقوام متحدہ کی خیرسگالی کی زیادہ ضرورت پڑے گی۔ اور کشمیر کمیشن نے اب تک جو کام صبر وسکون سے کیا ہے۔ اس کے لئے وہ تعریف کا مستحق ہے۔ (اسٹار)

امریکی بحری اسکواڈرن کا عزم استنبول

نیو یارک ۸ جنوری۔ امریکہ کا جو بحری اسکواڈرن ۲۷ جنوری کو استنبول جائے گا۔ اسکی کمان امریکہ کے شمالی اور بحیرہ روم کے بیڑہ کے کمانڈر انچیف امیر البحر آر۔ ایل کونالی کے سپرد ہو گی یہ دورہ چار دن کے لئے۔ اس دوران میں امیر البحر کونالی رسمی طور پر صدر عصمت انونو سے ملاقات کرنے انقرہ جائیں گے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اسکواڈرن کا یہ دورہ معمول کے مطابق ہے۔ (اسٹار)

جنوبی کیلیفورنیا میں سردی کا ریکارڈ

نیو یارک ۸ جنوری جنوبی کیلیفورنیا میں سخت ترین سردی پڑ رہی ہے۔ تیرسنے کے متعدد تالابوں کا پانی جم گیا ہے۔ باغوں کے مالکوں نے سنترے اور لیموں کی فصلوں کو بچانے کے لئے پیدا کرنے والی مشینیں نصب کر دی ہیں۔ ان سے جو دھواں نکلتا ہے اس سے سورج چھپ گیا ہے (اسٹار)

شام کے سفارتی تعلقات

دمشق ۸ جنوری معلوم ہوا ہے کہ شام عنقریب پاکستان ہندوستان اور ارجنٹائن کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کرے گا نیز یہ کہ شام کے سفیر مقیم انقرہ ڈاکٹر جان الشریف عنقریب وزارت امور خارجہ میں سیکرٹری جنرل کے عہدہ کا چارج سنبھال لیں گے۔ (اسٹار)

روزنامہ الفضل
۹ جنوری ۱۹۴۹ء

استقامت

غالب دہلوی کا شعر ہے ؎

وفاداری بشرط استواری اصل ایماں ہے
مرے بت خانے میں تو کعبہ میں گاڑو برہمن کو

یعنی اگر وفاداری کا جذبہ استوار ہو تو یہ ایمان کی جڑ ہے۔ خواہ کسی چیز یا کسی اصول کے ساتھ وہ جذبۂ وفاداری تعلق رکھتا ہو۔ یہاں تک کہ اگر ایک برہمن جو بتوں کی پوجا میں وفاداری کا جذبہ انتہائی دکھاتا ہے۔ وہ بھی اگر بت خانہ میں مر جائے تو اس جذبہ کی وجہ سے اسے بھی کعبہ میں دفن کرنا چاہیئے۔ کسی چیز کے ساتھ پورا پورا وابستہ ہو جانا قطع نظر اسکے کہ وہ چیز اچھی ہے یا بُری بذات خود ایسی بات ہے۔ کہ اس کی بڑی قیمت ہے۔ اتنی قیمت کہ خواہ مقصد غلط ہی کیوں نہ ہو محض یہ خوبی ہی مقصد کی بُرائی کو بھی بہت حد تک ڈھانپ لیتی ہے۔ اور انسان کے عمل کو اچھائی کے لباس سے ملبوس کر دیتی ہے

آپ کو زندگی میں کئی بار یہ دیکھنے کا تجربہ ہوا ہوگا۔ کہ ایک شخص کسی کام میں پروانہ وار منہمک ہوتا ہے۔ آپ اس کام کو دل سے ناپسند کرتے ہیں۔ لیکن اس انسان کے جذبۂ شوق و انہماک کو دیکھ کر مجبوراً کہہ اٹھتے ہیں۔ کہ اگرچہ یہ شخص اچھا کام نہیں کر رہا۔ لیکن جس وفاداری اور ذوق و شوق سے وہ کام کر رہا ہے، وہ واقعی قابل تعریف ہے۔ اگرچہ وہ فعل آپ کے مفاد کے ہی کیوں نہ خلاف پڑتا ہو۔ اور وہ شخص آپ کا کتنا ہی دشمن کیوں نہ ہو۔ پھر بھی آپ اسکے اس انہماک اور جوش عمل کی وجہ سے اس کی تعریف کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں

دنیا کی تاریخ میں ایسے بہت سے واقعات ملتے ہیں۔ کہ جب ایک دشمن کی انتہائے دشمنی کو بھی مستحسن سمجھا گیا ہے۔ اور اسکو بہادری خیال کر کے بجائے سزا کے اسکو انعام و اکرام سے سرفراز کیا گیا ہے۔ پنجاب میں پورس اور سکندر کا واقعہ ایسا ہی ہے۔ حالانکہ پورس نے سکندر کی سخت مزاحمت کی تھی۔ اور اسکی فوج کو سخت نقصان پہونچایا تھا۔ اس کا نتیجہ تو یہ ہونا چاہیئے تھا۔ کہ جب پورس کو گرفتار کر کے اس کے سامنے لایا گیا تھا سکندر فوراً اس کا سر اڑا دینے کا حکم دیتا۔ لیکن جب پورس سے پوچھا گیا کہ تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے۔ تو اس نے جواب دیا کہ جیسا سلوک بادشاہ بادشاہوں سے کرتے ہیں سکندر اس کا یہ بہادرانہ جواب سنکر بہت خوش ہوا۔ اور بجائے اسکو قتل کرانے کے اسکو انعام و اکرام سے سرفراز کیا۔ اور اسکو اپنا دوست بنا لیا۔ حالانکہ اگر پورس کے اعمال کو دیکھا جاتا۔ تو وہ سکندر کے مقصد کے سخت خلاف تھے۔ پورس کے بہادرانہ مقابلہ ہی کی وجہ سے اسکی فوج کا دل ٹوٹ گیا تھا۔ اور اس نے آگے بڑھنے سے انکار کر دیا تھا۔ یہ ایک بہت بڑا دھکا تھا۔ جو اسکے غرور کو لگا تھا۔ لیکن سکندر نے اس نقصان کی کچھ پروا نہ کی۔ اور دشمن کے بہادرانہ مقابلہ کو ایک اعلےٰ درجہ کی خوبی خیال کیا۔ اور محض اس جذبہ کی وجہ سے اس کا غصہ محبت میں تبدیل ہو گیا۔

دنیا کی تاریخ میں جیسا کہ ہم نے کہا ہے ایسے اور بھی بہت سے واقعات ملتے ہیں۔ ان واقعات سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ کسی مقصد کے لئے خواہ وہ مقصد غلط ہی کیوں نہ ہو انتہا کی وفاداری کا اظہار بھی بڑی خوبی کی بات ہے۔ اور مجرد یہ جذبہ ہی بسا اوقات انسان کی نجات کا باعث بن جاتا ہے۔ غالب نے اسی بات کو ذرا مبالغہ کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اور انتہائے وفاداری کو ایمان کی جڑ بتایا ہے۔ بت پرستی ایک بُری چیز ہے۔ لیکن اگر ایک برہمن جو بتوں کی وفاداری میں استواری دکھاتا ہے۔ اور کوئی لالچ کوئی خوف اسے ان کی پوجا سے باز نہیں رکھ سکتا۔ تو یقیناً قطع نظر اس کے کہ بت پرستی اچھی بات ہے یا بری۔ وفاداری میں یہ اسکی استواری ہی ایک ایسی خوبی ہے کہ محض اسکے لئے اسکی قدر ہونی چاہیئے۔ اور جب وہ مرے تو اسے کعبہ جیسی متبرک جگہ میں دفن کرنا چاہیئے۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ایمان کی استواری اور مضبوطی بذات خود ایک نہایت قابل قدر چیز ہے۔ اور صحیح زندگی کے نسخہ میں یہ ایک بنیادی جزو ہے۔ اب خیال کرنا چاہیئے کہ جب غلط مقاصد میں اسکی شمولیت اتنی وقیع اور شاندار خیال کی جاتی ہے۔ تو اچھے اور نیک مقاصد میں اس کا درجہ کیا ہوگا۔

دنیا میں جتنی عظیم الشان قربانیاں ظہور پذیر ہوئی ہیں۔ جو بطور مثال کے پیش کی جاتی ہیں سب اسی جذبہ کی وجہ سے ظہور پذیر ہوئی ہیں۔ جب تک کسی مقصد کے لئے ہم اپنا سب کچھ وقف نہ کر دیں جب تک اس مقصد کے حصول کے لئے اپنی تمام طاقتیں خرچ نہ کر دیں۔ الغرض جب تک اس مقصد پر اپنے آپ کو قربان نہ کر دیں۔ ہم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اور نہ کامیاب کہلا سکتے ہیں۔ خواہ ہمارا مقصد کتنا ہی عظیم الشان اور نیک کیوں نہ ہو۔ خواہ اسلام کی اشاعت جیسا اعلےٰ مقصد ہی ہمارے سامنے کیوں نہ ہو۔ جب تک ہم اس مقصد کے لئے وفاداری میں استواری نہ دکھائیں گے۔ اور ہماری فدائیت اس درجہ تک نہ پہنچ جائیگی۔ جس استواری اور فدائیت کا اشارہ غالب نے اپنے شعر میں کیا ہے۔ ہم اپنے اس عظیم الشان مقصد میں اتنا بھی درجہ حاصل نہیں کر سکتے۔ جتنا ایک بت پرست برہمن اپنے بتوں سے استواری دکھا کر حاصل کر سکتا ہے۔ جذبہ ایمان کی استواری کی جو شان ہے اس کے اظہار کے لئے ہی غالب ایک مبالغہ آمیز مثال ہمارے سامنے رکھتا ہے۔ اور یہ دکھانا چاہتا ہے کہ کسی مقصد کی شان کو اسکے ساتھ وفاداری میں استواری کے پیمانہ سے ناپا جا سکتا ہے۔ مقصد خواہ کتنا ہی نیک کتنا ہی اعلےٰ کیوں نہ ہو۔ اگر ہم اسکے ساتھ اس طرح نہیں چمٹتے۔ کہ ہم کو اس سے جدا کرنا تمام دنیاوی طاقتوں کے لئے ناممکن ہو جائے۔ جب تک ہم اپنے ایمان میں اتنے پختہ نہیں ہو جاتے کہ کوئی خوف کوئی لالچ ہمارے ایمان پر غالب نہ آ سکے۔ اس وقت تک ہمارے ایمان کی وہ شان نہیں ہو سکتی۔ جو دنیا میں مثال کے طور پر پیش کی جا سکے۔ جس کو دیکھ کر دوسرے متاثر ہو سکیں جو دوسروں کے لئے چراغ راہ کا کام دے سکے ایک برہمن جو بت پرستی کے لئے اپنی جان دے دیتا ہے۔ اس خدا پرست سے بہرحال بہتر ہے۔ جو خدا پرستی کے راستہ میں اپنے ایک بال کی بھی قربانی نہیں دے سکتا۔ حالانکہ بت پرستی نہائت بُری چیز ہے۔ اور خدا پرستی ایک نہائت اعلےٰ مقصد ہے۔

انبیاء علیہم السلام کی جماعتیں محض اس لئے مثالی جماعتیں نہیں بن جاتیں۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ اور اسکے رسول پر ایمان لے آتی ہیں۔ بلکہ وہ اس لئے مثالی کہلاتی ہیں۔ کہ وہ اس مقصد کے حصول کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیتی ہیں۔ ان کو دنیا کا کوئی خوف ڈرا کر اور کوئی لالچ ورغلا کر اس مقصد سے ہٹا نہیں سکتا۔ اگر ان کے سیدھے راستہ میں موت کا خوفناک گڑھا بھی آ جائے۔ تو وہ خوشی سے اس میں کود پڑتی ہیں۔ اور شیطان خواہ کتنے بھی سبز باغ ان کو دکھائے۔ وہ اسپر آنکھ بھی نہیں ڈالتیں۔ اگر مخالفین ان کی تکا بوٹی اڑا دینے کی دھمکی دیں۔ بلکہ ان کی گردن پر واقعی چھری بھی رکھ دیں۔ یا اسکے خلاف دنیا کے خزانے ان کو پیش کر دیں۔ بلکہ سورج اور چاند ان کے دائیں بائیں لا کر کھڑا کر دیں۔ تو وہ پھر بھی ایک انچ تو کیا ایک انچ کا ان گنت حصہ بھی صراط مستقیم سے نہیں ہٹتیں۔ وہ آزمائش کی بھٹی میں اسی لئے ڈالی جاتی ہیں۔ تاکہ کھوٹے اور کھرے کی پہچان ہو جائے تاکہ ثابت ہو جائے کہ کون اہل ہے اور کون نااہل جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے کئی جگہ قرآن کریم میں اشارہ کرتا ہے کہ محض ایمان لے آنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ بس چونکہ تم ایمان لے آئے ہو تمہاری آزمائش نہ کی جائے گی۔ بلکہ ہم تمہیں آزمائیں گے اور اس بات کا اندازہ لگائیں گے۔ کہ کون اس امانت کے بوجھ کو اٹھا سکتا ہے۔ کون اس تیز رو دریا میں شیر کی طرح سیدھا تیر سکتا ہے۔

منزل عشق سخت ہے اپنی لب کا دیکھ لو
چکا ہے جی چلے۔ چلے چکا ہے جی لبے۔ رہے

غالب ایک شاعر تھا وہ حقیقت کے صرف ایک پہلو کو ہی ایک وقت میں دیکھ سکتا تھا۔ اس نے اس پہلو کو مبالغہ کے ساتھ نمایاں کر دیا ہے۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں ہمارے سامنے پوری حقیقت رکھ دیتا ہے۔ ایک بت پرست کا جذبہ ایمان بہت بلند ہو سکتا ہے۔ مگر اس کا مقصد نہائت پست ہوتا ہے۔ جب بھی اسکو اپنے نصب العین کی غلطی محسوس ہوگی۔ اس کا جذبہ ایمان دھچکا کھا سکتا ہے۔ اور اسکی تمام شان مفقود ہو سکتی ہے۔ جو بت پرست اپنی بتوں کے ساتھ وفاداری میں استواری کا مظاہرہ کرتا ہے۔ تو غالب کے نزدیک اسکو کعبہ میں دفن کرنا چاہیئے۔ لیکن جو شخص اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری میں استواری دکھاتا ہے۔ اس کا مقام تو یقیناً اس سے کہیں اعلےٰ اور ارفع ہونا چاہیئے۔ کعبہ بے شک خدا کا گھر ہے۔ لیکن اللہ تعالےٰ اپنے وفادار بندے کو اپنے قرب میں جگہ دیتا ہے۔ کیونکہ اس کا نہ صرف جذبہ ایمان ہی استوار ہوتا ہے۔ بلکہ اس کا مقصد بھی تمام مقاصد سے ارفع اور اعلےٰ ہوتا ہے۔ اس کو نفس مطمئنہ بھی نصیب ہوتا ہے۔ اور اسی کے لئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

یٰاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ۔

تحریک جدید کے وعدے ۳۱ دسمبر تک پیش کرنے والی جماعتوں کی فہرست

جن جماعتوں کے وعدے ۳۱ دسمبر تک حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں بلاواسطہ یا دفتر وکیل المال ربوہ میں موصول ہو چکے ہیں۔ ان کی فہرست ۱۰ جنوری ۴۹ء کو ربوہ سے حضور کی خدمت میں ارسال کی جائیگی آجکل یہ فہرست تیار کی جا رہی ہے۔ جماعتوں اور افراد کو چاہیئے کہ ۱۰ جنوری تک اپنے وعدے پیش کرنے کی کوشش فرمائیں۔ تحریک جدید کے رجسٹروں سے ثابت ہوتا ہے کہ ابھی بہت سی جماعتیں اور افراد براہ راست وعدہ کرنے والے ہیں۔ جن کے وعدے موصول نہیں ہوئے ایسی جماعتوں اور احباب کو چاہیئے کہ جہاں تک جلد ہو اپنے وعدوں کی فہرست ارسال فرمائیں۔ آخری تاریخ کا انتظار کرتے ہوئے وعدہ کرنے میں آخری آدمی نہ بلکہ حضور کا ارشاد پڑھتے ہی وعدے ارسال فرمائیں۔

دنیا کا اہم ترین علاقہ —— نجب

(از مکرم شیخ نور احمد منیر صاحب مبلغ فلسطین)

جنوبی فلسطین کے صحرائی علاقہ کا نام نجب ہے۔ جس کا سلسلہ حدود غزہ سے عقبہ بندرگاہ تک ممتد ہے۔ اس علاقہ کی حدود کا اتصال مصر۔ شرق الاردن اور حجاز سے ہے۔ اقتصادی لحاظ سے اس علاقہ کی اہمیت میں بحر میت کی اربوں ارب پونڈ کی ثروت اضافہ کرتی ہے کیونکہ بحر میت کے مختلف اقسام و انواع کے نمک عالم طب میں خاص شہرت رکھتے ہیں جنرل سپیرس نے جو برطانوی گورنمنٹ کی طرف سے لبنان و شام میں سفیر تھے۔ اپنے ایک بیان میں کہا کہ یہودیوں کا مقصد وحید نجب پر حملہ کرنے سے بحر میت پر قبضہ کرنا ...... اور اس کی ثروت سے استفادہ کرنا ہے اس صحرائی علاقہ کا رقبہ قریباً تین ملین ایکڑ ہے کسی وقت برٹش گورنمنٹ نے علاقہ مذکور کی جغرافیائی اہمیت کے پیش نظر حاجی چھاؤنیاں اور فضائی مستقر بنانے کی سکیم تیار کی تھی چنانچہ ایک .... پارٹی یہاں آئی جس کے سپرد دو کام تھے۔ اول کیا اس علاقہ سے پانی حاصل کرنے کے لئے کنویں کھودے جا سکتے ہیں؟ دوئم کیا یہاں پٹرول۔ تیل اور دوسری معدنیات موجود ہیں؟ اس پارٹی نے اپنے فرائض مفوضہ کی سرانجام دہی کے بعد مندرجہ بالا دو امور کا جواب تو اثبات میں تحریر کیا۔ مگر دوسری اقتصادی پارٹی نے یہ رپورٹ پیش کی کہ موجودہ وقت میں پانی اور تیل کے نکالنے میں اتنی رقم خطیر خرچ کرنی پڑے گی۔ جو تیل کی قیمت سے بہت زیادہ ہے اور اس رقم سے کئی سو گنا پٹرول و تیل سالانہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اس رپورٹ پر برطانوی گورنمنٹ کے ارباب حل و عقد نے اس علاقہ کو آباد کرنے کا خیال ملتوی کر دیا۔ مگر پیش آمدہ حالات کی بنا پر صحرائی چوکیاں متعدد مقامات پر تعمیر کر دی گئیں۔

برطانیہ سے گفتگو

جب فلسطین میں یہودی ہجرت کا طوفانی سیلاب شروع ہوا اس وقت یہودی ایجنسی کے محکمہ اطلاعات نے برطانوی گورنمنٹ کے ذمہ دار نمائندوں سے نجب کے علاقہ کو آباد کرنے کے لئے گفتگو شروع کی۔ یہود نے مندرجہ ذیل اساسی امور برطانوی گورنمنٹ کے سامنے پیش کئے۔

۱- علاقہ نقب جغرافیائی لحاظ سے برطانیہ کے لئے اہم پوزیشن لئے ہوئے ہے

۲- نہر سویز پر حملہ کی صورت میں برٹش فوج یہاں سے اس کا بخوبی دفاع کر سکتی ہے

۳- بڑی آسانی سے یہاں فضائی اور بری فوج کی چھاؤنیاں تیار کی جا سکتی ہیں۔

۴- یہودی ایجنسی اس علاقہ کو ابتدا میں یہودی مہاجرین سے آباد کرنے کا ذمہ لیتی ہے۔

۵- نہر سویز کا بدل یہ علاقہ ہے اگر سویز برطانیہ کے ہاتھ سے نکل جائے۔

یہود کا لالچ

اراضیات خرید کرنے والی یہودی کمیٹی "الکیرن کیمت" نے اس علاقہ کا وسیع رقبہ ارزاں قیمت پر خرید کر لیا۔ اراضیات خرید تے ہی یہود نے تعمیری سامان۔ کاریگر انجینئر وغیرہ نجب میں بھیجنے شروع کر دیئے۔ جنہوں نے آناً فاناً جلد تعمیر ہو جانے والی بلڈنگز تیار کروائیں اور بجلی کے کنویں بھی کھودے گئے اور نجب کی زمین کو اعلیٰ درجہ کی کھاد اور بعض دوسرے کیمیائی طریقوں سے زراعت کے لئے تیار کیا گیا۔ صحرائی آب و ہوا کے پیش نظر کھجور۔ بادام اور دوسری اقسام کے بعض پھلدار پودے لگائے گئے یہ ابتدائی امتحانی تجربہ کامیاب ثابت ہوا چنانچہ ۱۹۴۵ء کے اختتام پر یہود مہاجرین کی خاصی تعداد اس علاقہ میں آباد ہونے کے لئے پہونچ گئی۔ ابتدا میں دو نو آبادیات تعمیر کی گئیں۔ مگر مہاجرین کی کثرت کے پیش نظر اور نو آبادیات مشرقی مصر کی حدود پر بنائی گئیں تاکہ اس طریقہ سے مصر۔ شرقی الاردن اور حجاز کی حدود پر یہودی نفوذ پیدا کیا جائے۔

فلسطین کے خرمن امن پر چنگاری

برطانوی انتداب کے اختتام پر یہودیوں نے اسرائیلی حکومت کے قیام کا اعلان کر دیا اور گولہ بارود سے جنگی آگ پر تیل ڈالا گیا۔ جس سے فلسطین کے خرمن امن پر ایسی چنگاری پڑی۔ جس نے عالمگیر سیاسی اکابرین و قواد کو مشغول کر رکھا ہے۔ ۱۹۴۷ء میں مجلس اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے تقسیم فلسطین کی تجویز کی جس میں نقب کا علاقہ یہودیوں کو دیدیا گیا اور مغربی گلیلی کو عربوں کے لئے مخصوص کر دیا گیا تھا۔

برناڈوٹ کا قتل

جب کونٹ برناڈوٹ کو مسئلہ فلسطین کے حل کے لئے فریقین نے ثالث منتخب کیا۔ تو کونٹ موصوف نے جنرل اسمبلی کی تجویز کے برعکس رپورٹ پیش کی۔ اور اپنی تائید میں یہ دلیل تحریر کی کہ نجب کا علاقہ عرب ممالک سے متصل ہے نیز یہ وسیع بھی ہے۔ اس لئے عربوں کو ملنا چاہیئے اور مغربی گلیلی یہودیوں کو۔ یہود نے اسی رپورٹ کا جواب کونٹ برناڈوٹ کو پستول کی چار گولیوں سے دیا جس سے کونٹ موصوف کو ہمیشہ کی نیند شہر خموشاں میں سلا دیا گیا اور یہود نے اس شخصیت عظمیٰ کے قتل سے یہ عملی ثبوت دیا کہ اسرائیلی حکومت کا قیام قوت بازو سے کیا جائے گا۔

حجاز اور یہود

ماہرین حدود اراضیات کا کہنا ہے کہ زیر بحث علاقہ دنیا کے اہم ترین علاقوں میں سے ہے نیز نجب میں تیل کے ذخیرے کثرت سے موجود ہیں مگر یہودی اسباب کو مخفی رکھے ہوئے ہیں۔ عالم اسلام اور پاکستان کو چار چاند لگانے والی شخصیت بارزہ آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے مجلس اقوام متحدہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا "یہودی نجب پر اسی لئے قبضہ کرنا چاہتے ہیں تاکہ وہ سعودی عرب اور مصر کے درمیان واقع علاقہ پر قابض ہو جائیں۔ بعد ازاں یہودی حجاز پر بھی قبضہ کرنے کی سعی کریں گے"۔

تحریک صیہونیت کے پروگرام کے مادہ ۲ میں یہ عبارت درج ہے۔

"یہودی حکومت کی حدود شمال سے صور کی بندرگاہ واقع لبنان سے شروع ہو کر بحر ابیض کی بندرگاہ عریش تک۔ جنوباً اور عقبہ کی بندرگاہ واقع بحر احمر تک ہیں اس کے بعد شرقی الاردن کے پایۂ تخت عمان پر قبضہ کر کے بادیۃ الشام اور حجاز پر بھی قبضہ کیا جائے۔

"اب دیکھنا یہ ہے کہ اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے"۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ایسے ہو کہ تمہارا صدق اور وفا اور سوز و گداز آسمان پر پہونچ جائے

(فرمودہ ۲۳ مارچ ۱۹۰۳ء)

"دیکھو یہ دن ابتلاء کے دن ہیں۔ وبائیں ہیں۔ قحط ہے۔ غرض اس وقت خدا کا غضب زمین پر نازل ہو رہا ہے۔ ایسے وقت میں اپنے آپ کو دھو کا مت دو۔ اور صاف دل سے اپنی کوئی پناہ بنالو۔ یہ بیعت اور توبہ اس وقت فائدہ دیتی ہے۔ جب انسان صدق دل اور اخلاص نیت سے اس پر قائم اور کاربند بھی ہو جائے۔ خدا خشک لفاظی سے جو حلق کے نیچے نہیں جاتی ہرگز ہرگز خوش نہیں ہوتا۔ ایسے ہو کہ تمہارا صدق اور وفا اور سوز و گداز آسمان پر پہونچ جائے۔ خدا تعالےٰ ایسے شخص کی حفاظت کرتا اور اس کو برکت دیتا ہے۔ جس کو دیکھتا ہے کہ اس کا سینہ صدق اور محبت سے بھرا ہوا ہے۔ وہ دلوں پر نظر ڈالتا اور دیکھتا ہے نہ کہ ظاہری قیل و قال پر۔ جس کا دل ہر قسم کے گند اور ناپاکی سے معرا اور مبرا پاتا ہے۔ اس میں آ اترتا ہے اور اپنا گھر بناتا ہے مگر جس دل میں کوئی کسی قسم کا بھی رخنہ یا ناپاکی ہے اس کو لعنتی بناتا ہے۔

دیکھو جس طرح تمہارے عام جسمانی حوائج کے پورا کرنے کے واسطے ایک مناسب اور کافی مقدار کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح تمہاری روحانی حوائج کا حال ہے۔ کیا تم ایک قطرہ پانی زبان پر رکھ کر پیاس بجھا سکتے ہو۔ کیا تم ایک ریزہ کھانے کا مونہہ میں ڈال کر بھوک سے نجات حاصل کر سکتے ہو۔ ہرگز نہیں۔ پس اسی طرح تمہاری روحانی حالت معمولی سی توبہ یا کبھی کسی ٹوٹی پھوٹی نماز یا روزہ سے سنور نہیں سکتی۔ روحانی حالت کے سنوارنے اور اس باغ کے پھل کھانے سے بھی تم کو چاہیئے کہ اس باغ کو بھی وقت پر خدا کی جناب میں نمازیں ادا کر کے اپنی آنکھوں کا پانی پہونچاؤ۔ اور اعمال صالحہ کے پانی کی نہر سے اس باغ کو سیراب کرو۔ تا وہ ہرا بھرا ہو۔ اور پھلے پھولے اور اس قابل ہو سکے۔ کہ تم اس سے پھل کھاؤ۔ یاد رکھو ایمان بغیر اعمال صالحہ کے ادھورا ایمان ہے کیا وجہ ہے کہ اگر ایمان کامل ہو۔ تو اعمال صالحہ سرزد نہ ہوں۔ اپنے ایمان اور اعتقاد کو کامل کرو۔ ورنہ کسی کام کا نہ ہو گا"

(الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۳ء)

احباب کا شکریہ

میری بچی فریدہ ٹائیفائیڈ بخار سے بیمار ہو گئی تھی۔ بخار ایک سو ساڑھے پانچ رہا کرتا تھا۔ الحمد للہ کل بچی کا بخار ٹوٹ گیا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ اور حضرت ام المومنین کا مشکور ہوں جو بالالتزام بچی کی خیریت دریافت کرتے رہے بیگم شیخ محمود الحسن صاحب آئی سی ایس سکرٹری انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ بچی کی عیادت کے لئے گنگارام ہسپتال لاہور چھاؤنی تشریف لے گئیں جو احباب میرے ساتھ میری اس تکلیف میں دعاؤں کے ساتھ میری امداد کرتے رہے سب کا ممنون ہوں۔ احباب سے درخواست ہے کہ بچی کی کامل صحت کے لئے دعا جاری رکھیں۔

(عبدالوہاب عمر خلف حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ جودھامل بلڈنگ لاہور)

حضرت مولوی حکیم قطب الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کی

خودنوشتہ سوانح حیات

مکرم محترم حکیم صاحب کے متعلق میں اپنے اشاعیہ میں لکھ چکا ہوں کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۳۱۳ اصحاب کبار میں سے تھے۔ آپ کی شہرت گورداسپور میں دور دور تک پہنچی ہوئی تھی۔ صبح سے شام تک مطب کے سامنے ایک جمگھٹا مریضوں کا رہتا۔ آپ کو باہر دیہات میں صبح شام معالجہ کے لئے جانا اس کے لئے ہر روز صبح و شام کوئی نہ کوئی گھوڑی یا بیل آپ کے مکان کے سامنے دیکھنا۔ آپ دوائی مفت تقسیم کرتے اور لوگ اپنی مرضی سے ان کی خدمت کر دیتے۔ خاموش طبع ہرنجاں مرنج سب کے خیر خواہ تھے۔ مطب سے صرف نماز کے لئے اٹھ کر جاتے اور پھر اپنے مکان پر کسی مجلس میں بیٹھنے یا ادھر ادھر گفتگو کی عادت نہ تھی۔ مطالعہ کا بہت شوق تھا اور تاریخ اسلام سے وسیع واقفیت رکھتے تھے جس کا کئی بار مجھے تجربہ ہوا۔ واعظ خوش الحان تھے۔ تحریک جدید کے ماتحت کئی بار تبلیغ کے لئے گئے۔ آخری حصہ عمر میں جب بعض اعضاء خون کی بندش سے بے بس ہو گئے تو فاقہ ہونے پر اپنی حویلی کی ڈیوڑھی میں مطب قائم کر لیا۔ اور اکتوبر ۴۷ء کے ابتدائی ہفتے تک وہاں دیہاتی سکھوں ہندوؤں غیر احمدیوں کا اجتماع دوائی حاصل کرنے کے لئے رہتا تا آنکہ ان کے چھوٹے بیٹے جو فوج میں اعلیٰ عہدے پر ہیں انہیں اپنے پاس راولپنڈی لے گئے۔ کیونکہ وہ اپنے آپ کو سنبھالنے کیلئے معذور تھے اور قادیان خالی ہو رہا تھا۔ وہیں وفات پائی۔ آپ نے اپنے جو بیان افروز حالات ابتدائی زمانے کے اپنے پوتے محمد یونس صاحب مولوی فاضل کو لکھوائے تھے قارئین الفضل ذیل میں ان سے استفادہ کر کے مرحوم کے درجات کی بلندی کیلئے دعا فرمائیں۔ (اکمل)

قومیت کھوکھر راجپوت۔ مقام پیدائش موضع چند بھرٹ تحصیل حافظ آباد ضلع گجرانوالہ۔

میرے والد صاحب عربی و فارسی کے زبردست عالم تھے۔ ان کا شغل ایک حجرہ میں بیٹھ کر دینی کتب کے مطالعہ میں مصروف رہنا تھا۔ انہوں نے عربی و فارسی میں دو کتب تفسیر وغیرہ کی قلمی لکھی تھیں۔ ان کا دستخط نہایت خوبصورت تھا۔ ان کی قلمی کتب میں سے اب بھی چند کتب میرے پاس موجود ہیں۔ وہ ایک عالم باعمل تھے۔ لوگ ان کی نیکی اور بزرگی کو دیکھ کر ان کی بیعت کرنے لگ گئے اور ان کے مریدوں کی تعداد ہزاروں تک پہنچ گئی۔ ضلع گورداسپور میں بھی ان کے سینکڑوں مرید تھے۔

میں نے سب سے پہلے اپنے والد صاحب سے قرآن کریم ناظرہ پڑھا۔ اس کے بعد ترجمہ سے پھر کچھ فارسی کتب پڑھیں۔ میرے دل میں سیر کرنے کی خواہش تھی اس لئے میں گجرات چلا گیا۔ اور وہاں ایک مولوی صاحب صدر الدین نامی سے صرف پڑھی۔ ازاں بعد ضلع جہلم میں مشہور عالم مولانا خان ملک صاحب (جو کہ جناب حافظ مبارک احمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کے دادا تھے) سے صرف اور نحو کی کتب اور عربی تعلیم حاصل کیا۔ اس کے بعد میں مزید علم کی خاطر لکھو کی ضلع فیروز پور گیا۔ اور وہاں مولوی عبد القادر صاحب سے مشکوٰۃ شریف۔ نحو اور منطق کی کچھ کتب پڑھیں۔

ازاں بعد میں لدھیانہ چلا گیا۔ اور وہاں ایک اور مولوی صاحب جن کا نام بھی عبد القادر تھا سے مزید علم حاصل کرنے لگا۔ ان سے میر عباس علی صاحب لدھیانوی مشکوٰۃ شریف پڑھنے آتے تھے۔ انہی دنوں سر سید احمد خاں لدھیانہ آئے لوگوں نے ان کا خوب استقبال کیا۔ اور کئی سو روپیہ اکٹھا کر کے ان کو پیش کیا۔ میر عباس علی صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عقیدت تھی۔ اس لئے انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو لکھا کہ آپ یہاں تشریف لائیں۔ کیونکہ لوگوں کا اعتقاد سر سید احمد خاں پر بڑھ گیا ہے اور امید ہے کہ آپ کی آمد سے یہ اثر کم ہو جائے گا۔ اس پر حضور علیہ السلام نے تحریر فرمایا:- کہ

"میں نے ایک رؤیا دیکھا ہے کہ میں ایک شہر میں گیا ہوں تا کہ وہاں کے لوگوں کی اصلاح کروں۔ تو انہوں نے مجھ میں ایک ایسی بات دیکھی جو ان کو ناگوار گذری۔ اور انہوں نے میری مخالفت کی۔ اس لئے کہیں ایسا نہ ہو کہ یہی وہ شہر ہو۔ اور لوگ میرے آنے پر مخالفت کریں۔

اس پر میر عباس علی صاحب نے لکھا کہ ہو سکتا ہے کہ وہ کوئی اور شہر ہو۔ اس پر حضور علیہ السلام نے آنے کا وعدہ کیا۔ اور آنے کی تاریخ بھی مقرر فرما دی۔ میر عباس علی صاحب ہمیں بتا چکے تھے کہ حضور علیہ السلام اس زمانہ کے مجدد ہیں۔ میر عباس علی ہمیں یعنی اپنے ساتھی طلباء کو یہ خطوط بھی اپنے اور حضور کے جواب دکھاتے رہے۔

حضور علیہ السلام کی آمد کے متعلق میر صاحب نے اپنے سب واقف کاروں کو اطلاع دی۔ مقررہ تاریخ پر میں بھی اپنے استاد صاحب کے ہمراہ ملاقات کے شوق میں سٹیشن پر گیا۔ تقریباً پچاس آدمی استقبال کے لئے موجود تھے۔ قاضی خواجہ علی صاحب مرحوم (جو حضور کے معتقد تھے) نے ایک کھڑکی سے حضور علیہ السلام کو دیکھا کہ فلاں ڈبہ میں ہیں۔ گاڑی رکنے پر حضور علیہ السلام باہر تشریف لائے۔ حضور کا چہرہ مبارک دیکھتے ہی میری آنکھیں پرنم ہو گئیں۔ اور میری طبیعت سے فوراً پٹا کھایا۔ اور یوں معلوم ہوا کہ زمین میرے پاؤں تلے سے نکلی جا رہی ہے۔ اور اس وقت بے اختیار میرے منہ سے یہ شعر نکلا ؎

چوں ابوبکر از محمد بنزد بو
گفت نیا ایس روئے کاذب

قادیان سے غالباً حضور کے ہمراہ مرزا محمد اسمٰعیل صاحب بھی جو قادیان والے تھے آئے تھے (جو بعد میں دودھ کی دوکان کرتے رہے) حضور گھوڑا گاڑی میں بیٹھ کر محلہ نو ان بنڈ میں جہاں حضور کے قیام کا بندوبست تھا تشریف لے گئے۔ حضور کی آمد کی خبر سن کر لوگ جوق در جوق آنے شروع ہو گئے اور سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

مولوی شاہ دین (جو بعد میں سخت مخالف ہو گئے) سوال کیا کہ انبیاء کو شروع ہی کیوں مانتے والے ہوتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ غربا۔ وہ اپنی منطقیانہ دلیلیں دینے لگا تو حضور نے اس کی طرف سے اپنی توجہ ہٹالی۔

حضور علیہ السلام کی بابت مولوی عبد القادر صاحب نے کہا کہ مرزا صاحب اگرچہ بزرگ سیرت انسان ہیں۔ لیکن وہابیوں کے مخالف معلوم ہوتے ہیں میں نے کہا ایسا شخص وہابیوں کا مخالف نہیں ہو سکتا چنانچہ سیر کے وقت میں نے حضور سے سوال کیا اور یہ سوال اپنے استاد کی تسلی کے لئے کیا کہ نماز میں امام کے پیچھے الحمد پڑھنی چاہئیے یا کہ نہیں تو حضور نے فرمایا کہ اکثر صوفیاء یہی پسند کرتے ہیں کہ الحمد پڑھی جائے۔ اور میرے نزدیک بھی محمود طریق ہے کہ پڑھی جائے۔ اس پر فوراً مولوی عبد القادر صاحب نے کہا کہ میں امام کے پیچھے نماز میں الحمد نہیں پڑھتا کیا میری نماز ہو جاتی ہے تو حضور نے فرمایا ہاں ہو جاتی ہے پھر میں نے سوال کیا کہ نماز میں رفع یدین اور امام کے پیچھے آمین کہنا جائز ہے یا نہیں تو حضور نے فرمایا۔ حدیثوں سے یہ باتیں ثابت ہیں اور مومن کو چاہئیے کہ جو بات پیغمبر خدا سے ثابت ہو جائے اس کو مان لیا جائے۔

ان دنوں یہ مسائل خوب بحث و مباحثہ کا باعث تھے۔ ان مسائل سے لدھیانہ میں حضور کی مخالفت شروع ہو گئی۔ اور بعض لوگ حضور کے معتقد ہو گئے۔ اور چندہ بھی دینا شروع کر دیا۔ ملاؤں نے کہا کہ جو شخص مرزا صاحب کی خدمت کرے گا اور اعتقاد رکھے گا وہ ... ہو جائے گا۔

ان دنوں لدھیانہ میں تین مولویوں (۱) محمد (۲) عبد العزیز (۳) عبد اللہ نے بڑی مخالفت کی۔ عقیدت مندوں نے دو سو روپیہ اکٹھا کر کے حضور علیہ السلام کی خدمت میں بطور نذر پیش کیا۔

یہ میری حضور علیہ السلام سے سب سے پہلی ملاقات تھی۔ ایک آدمی نے حضور سے عرض کی کہ حضور میری بیعت لے لیں تو حضور نے فرمایا:- لِیْ لَسْتُ مَأمُوْرًا (مجھے بیعت لینے کے لئے خدا کی طرف سے حکم نہیں ملا)

لدھیانہ میں تعلیم سے فارغ ہو کر میں امرتسر آ گیا۔ اور جناب مولوی غلام علی صاحب قصوری سے مختصر المعانی اور بخاری شریف پڑھنی شروع کی امرتسر سے میں جمعہ کے روز قادیان جایا کرتا کیونکہ حضور سے میری روشناسی لدھیانہ میں ہو چکی تھی اور میرے دل میں حضور کے لئے عقیدت پیدا ہو چکی تھی۔ میں حضور علیہ السلام کے پاس بیٹھتا اور جو مسئلہ دریافت کرنا ہوتا اس کے متعلق استفسار کر کے شام کو واپس امرتسر چلا جاتا۔ میں امرتسر سے آتے وقت حضور کے لئے سیب یا انار یا کچھ مصری بطور ہدیہ لے آتا۔ حضور بڑی خوشی سے قبول فرماتے۔

انہی دنوں مجھے طب پڑھنے کا شوق پیدا ہوا۔ میں مشورہ کے لئے حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور درخواست کی کہ مجھے کوئی ایسا شخص بتائیں جس سے میں اچھی طرح طب پڑھ سکوں۔ خصوصاً کوئی ہندوستانی بتائیں کیونکہ یہ لوگ طب میں زیادہ مشہور ہیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا بعض ہندوستانی لوگ ظاہر تو ایسا علم زیادہ کرتے ہیں اور حقیقت میں ... ہوتے نہیں۔ اس لئے میرے خیال میں آپ کسی پنجابی سے پڑھیں تو بہتر ہوگا۔ اور فرمایا کہ امرتسر میں میرے ایک دوست حکیم محمد شریف صاحب ہیں۔ آپ ان کے پاس چلے جائیں میں حکیم صاحب کے پاس گیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے تو پڑھانا چھوڑ دیا ہے۔ میں دوبارہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور تمام واقعہ بیان کیا تو حضور نے فرمایا کہ میں ان کے پاس آپ کی سفارش کر دیتا ہوں۔ چنانچہ حضور نے ان کے نام چٹھی میں لکھوایا کہ یہ میرے ایک مخلص دوست ہیں میں آپ سے سفارش کرتا ہوں کہ آپ ان کو طب پڑھائیں۔ اس پر حکیم صاحب کہنے لگے کہ یہ میرے ایک اپنے دوست کی سفارش ہے میں انکار نہیں کر سکتا۔ چنانچہ میں نے حکیم صاحب سے طب پڑھنی شروع کی ... حکیم صاحب نے مجھے ... طبیہ کالج میں بھجوا دیا۔

جب میں طب کی تعلیم سے فارغ ہوا تو میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ حضور گذشتہ انبیاء کرام ... کے حالات پڑھ کر ان کے معجزات دیکھنے کا شوق پیدا ہوا ہے ...

حضور نے فرمایا۔ ہاں جا کر ہو آؤ۔ دو چھٹیں۔ اور پھر آکر ہمیں بھی وہاں کے حالات سنائیں۔ چنانچہ میں نے ہندوستان کا دورہ کیا۔ میں میرٹھ سہارنپور۔ جبلپور سے ہوتا ہوا سکندر آباد دکن پہنچا۔ پھر حیدر آباد سے گلبرگہ۔ شولاپور۔ پونہ سے ہوتا ہوا بمبئی گیا۔ میں ہر جگہ تبلیغ بھی کرتا رہا۔ تقریباً ایک سال کے بعد میں واپس آیا۔ اور حضور کو تمام حالات سنائے۔ اس کے بعد میں بدوملہی ضلع سیالکوٹ چلا گیا۔ وہاں کے سید گدی نشین (جو کہ شاہی سید کہلاتے تھے) جن سے میری پہلے سے واقفیت اور تعلقات تھے۔ انہوں نے مجھے اپنے بچوں کی تعلیم کے لئے کہا۔ چنانچہ میں وہاں ٹھہر گیا۔ اس دوران میں ایک شخص مسمی محمد اسد علی تحصیلدار از خود کسی کام کے لئے بدوملہی آیا۔ اس سے مجھے حضور علیہ السلام کی کتاب "ازالہ اوہام" ملی۔ اور بیعت کا علم ہوا۔ چنانچہ میں اور وہ بھی قاضی امیر دادقادیان آئے۔ اور ہم دونوں نے مسجد مبارک میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی۔ غالباً ۱۸۹۱ء میں۔ حضور نے فرمایا۔ کہ کچھ مدت یہاں رہیں اور فرمایا کہ بیعت کے بعد انسان کو سختی سے ثابت قدم رہنا چاہیئے۔ کیونکہ بیعت سے پھرنے والے پر لعنت ہوتی ہے۔ حضور کے اس فرمان سے میرے اندر استقلال پیدا ہو گیا۔ اور کبھی تردد پیدا نہ ہوا۔ ۱۸۹۲ء کے سالانہ جلسہ پر حضور نے ۳۱۳ اصحاب کی فہرست بنائی۔ اس میں میرا نام بھی ہے۔

بیعت کرنے کے بعد کچھ عرصہ تک میں قادیان میں ٹھہر کر پھر بدوملہی واپس چلا گیا۔ اور پھر زیادہ زور شور سے بدوملہی میں اور اس کے اطراف میں تبلیغ شروع کی۔ وہاں کے سید کے بڑے بیٹے ملک شاہ نے بیعت کر لی۔

میں نے اپنے والد صاحب کو بھی جا کر تبلیغ کی۔ میرے چھوٹے بھائی نے تو بیعت کر لی۔ لیکن والد صاحب نے نہ کی۔

پھر بعد ازاں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت لے کر قادیان آیا۔ اور مجھے خیال پیدا ہوا۔ کہ مسیح موعودؑ کی بیعت کر لینے کے بعد علیحدہ رہنا مناسب نہیں۔ اس لئے قادیان میں رہنا چاہیئے۔ چنانچہ میں حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ یہیں آجائیں۔ چنانچہ میں اپنے اہل و عیال کو بھی قادیان لے آیا۔ اور کچھ عرصہ تک حضرت مسیح موعود کے مکان کے ایک کوٹھے پر قیام کیا۔ اور مطب شروع کر دیا۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم کی حویلی میں چلا گیا۔ پھر وہاں سے ایک اور مکان میں رہائش اختیار کی۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے شرف تلمذ طب میں اور دیگر علوم میں قابل فخر حاصل ہوا۔ اسی دوران میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے تبلیغ کے لئے لاہور بھیجا۔ میں چھ مہینے تک لاہور میں فریضہ تبلیغ سر انجام دیتا رہا۔ ان دنوں میر محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم ڈاکٹری کی تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ اگر میری تبلیغ سننے جمع ہوتے۔ لیکن تقریر سننے کے بعد گالیاں دیتے اور سخت مخالفت کرتے اور کئی دفعہ پکڑ کر مارتے پیٹتے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مجھے تبلیغ کے لئے باہر بھیجا کرتے تھے۔ میں کئی دفعہ تبلیغ کے لئے امرتسر۔ لاہور۔ گوجرانوالہ۔ گجرات۔ سیالکوٹ۔ فیروزپور۔ لدھیانہ۔ انبالہ۔ رڑکی اور سہارنپور وغیرہ گیا۔ اور دیہات میں بھی اکثر تبلیغ کے لئے جایا کرتا۔

بٹالہ میں مولوی فضل الرحمٰن صاحب سے تورات کے چند ابواب پڑھے۔ اور جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو میں نے عرض کی۔ کہ حضور میں نے کچھ تورات پڑھی ہے۔ حضور نے مجھ سے سنی اور خوشی کا اظہار فرمایا۔

میں اپنے والد کو تبلیغی خطوط لکھتا رہتا تھا۔ انہوں نے مخالفت بالکل نہ کی۔ بلکہ ایک دفعہ ایک خط حضور علیہ السلام کی خدمت میں عربی میں لکھا۔ جو حضور علیہ السلام نے حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کو سنانے کو کہا۔ انہوں نے پڑھ کر مجلس میں سنایا۔ میرے والد صاحب اپنے نام کے ساتھ فقیر لکھتے تھے۔ اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْہِ۔

میرے والد صاحب نے بیعت نہ کی۔ اور بیعت کے بغیر ہی وفات پائی۔ جس کا مجھے از حد صدمہ ہے۔

ابتداء میں جب کہ میں قادیان آچکا تھا۔ تو جو مہمان آتے تھے۔ اگر ان میں سے کوئی بیمار ہو جاتا تھا۔ تو اس کی خدمت اور تیمارداری کے فرائض میں سر انجام دیا کرتا تھا۔

کچھ عرصہ تک میں مدرسہ احمدیہ (شاخ دینیات) کہلاتا تھا میں عربی کی تعلیم بھی دیتا رہا۔

حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم جب بیمار ہوتے تو میں اُن کی تیمارداری کیا کرتا۔ صاحبزادہ مبارک احمدؓ صاحب جب بیمار ہوئے تو حضرت خلیفہ اولؓ کے ساتھ ان کی خدمت کا موقع مجھے بھی ملا۔ ایک لمبے عرصہ تک میں نے حضرت خلیفہ اولؓ کے ساتھ اُن کے معاون کے طور پر ان کے مطب میں کام کیا۔ اور ان سے طب و دیگر علوم پڑھے۔

حضرت ام المومنین یا گھر میں کوئی اور بیمار ہوتا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دوائی اور عرق وغیرہ تیار کرنے کا حکم مجھے دیتے۔ اور فرماتے کہ یہ بڑے ثواب کا کام ہے۔ وہ متبرک رقعات ابھی تک محفوظ ہیں۔

ایک مرتبہ میں نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ حضور میں علالت نیند کے باعث نماز فجر میں حاضر ہونے سے رہ جاتا ہوں۔ حضورؑ نے فرمایا۔ کہ آپ نماز پڑھ لیا کریں۔ چنانچہ آدمی آتا اور مجھے وقت پر جگا دیتا۔ اس طرح چند دن تک میں نے نماز پڑھائی۔ سبحان اللہ کیا پُر حکمت علاج تجویز فرمایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے دلائل کی تحقیق کا بہت شوق تھا۔ ایک دفعہ حضور علیہ السلام نے ارادہ فرمایا کہ ہمارے آدمی نصیبین جائیں۔ اور وہاں جا کر تحقیق کریں کیونکہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب سے بچ کر آئے۔ تو اُن کے کچھ نہ کچھ آثار ضرور معلوم ہوں گے۔ اس لئے حضور علیہ السلام نے تحریک فرمائی۔ کہ جماعت میں سے کچھ لوگ اپنے آپ کو اس کام کے لئے محض خدا کے واسطے پیش کریں۔ کیونکہ معلوم نہیں۔ کہ وہ لوگ پھر واپس بھی آسکیں گے یا نہیں اور ان کو گھر اور وطن کو چھوڑنا پڑے گا۔ اس پر خاکسار۔ مرزا خدا بخش صاحب اور میاں جمال الدین صاحب نے اپنے نام پیش کئے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قبول فرمائے۔ اور تیاری کا حکم دیا۔ اور ہمیں پچاس پچاس روپیہ کپڑے وغیرہ بنوانے کے لئے دیئے۔ مگر پھر کسی وجہ سے یہ تجویز رہ گئی۔

مجھے مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ میں نے کئی حوالے متعدد کتب سے اپنے طور پر نکال کر حضور علیہ السلام کی خدمت میں پیش کئے۔ ایک دفعہ میں نے ایک کتاب سے "بروز" کا مسئلہ نکال کر حضورؑ کی خدمت میں پیش کیا۔ حضورؑ نے بہت خوشی کا اظہار فرمایا۔

حضور علیہ السلام کئی دفعہ لوگوں کو یہ کہہ کر میرے پاس بھیجتے کہ اس کو حوالے وغیرہ بہت معلوم ہیں۔

اولاد:۔ تین لڑکے۔ ایک لڑکی۔ چار پوتے۔ سات پوتیاں۔ ایک نواسہ اور پانچ نواسیاں۔

عمر نوّے ۹۰ سال سے زائد ہی ہو گی۔

وعدہ کرنیوالوں میں آخری آدمی مت بنیں

دیر سے تحریک جدید کا وعدہ کرنیوالوں کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا انتباہ

ہو گئے۔ آخری تاریخ کا انتظار کرتے رہتے ہیں۔ وہ بعض دفعہ اپنی غفلت کی وجہ سے آخری تاریخ کو بھی وعدہ پیش نہیں کر سکتے ہیں۔ اور ان کا وعدہ ہمارے پاس اس وقت پہنچتا ہے۔ جب کہ اسے قبول نہیں کیا جا سکتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جنت میں جانے والا آخری شخص وہ ہو گا۔ جو دوزخ میں سب سے آخر میں نکلے گا۔ پس اگر تم بھی وعدہ کرنے والوں میں آخری آدمی بنتے ہو۔ تو یہ تمہارے لئے کوئی خوشی کا مقام نہیں ہو سکتا۔ تمہیں کوشش کرنی چاہیئے کہ تم نیکی میں سب سے پہلے حصہ لینے والے بنو۔ اور اگر تم کسی وجہ سے پہلے حصہ لینے والوں میں نہیں آسکتے تو کوشش کرو کہ درمیانی درجہ تمہیں میسر آجائے۔ اگر تم درمیان میں بھی شامل نہیں ہو سکے۔ تو اس کے بعد جس قدر جلد نیکی میں حصہ لے سکو لے لو۔ اور کم سے کم تم یہ کوشش کرو۔ کہ تم یہ کوشش کرو۔ کہ تم آخری آدمی مت بنو۔ (ارشاد سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

نائب وکیل المال تحریک جدید

دیباچہ قرآن مجید انگریزی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی یہ لطیف تصنیف بہت کم باقی رہ گئی ہے۔ جو احباب لینا چاہتے ہیں۔ وہ جلد مندرجہ ذیل پتہ سے منگا لیں۔ نیز جن احباب نے پیشگی رقم بھیجی ہوئی ہے۔ وہ اپنا موجودہ ایڈریس بھیجکر یہ کتاب منگا لیں۔ ورنہ کتاب ختم ہونے پر وہ محروم ہو جائیں گے جن احباب نے اپنے موجودہ ایڈریس سے دفتر کو مطلع کیا ہے۔ ان سب کی خدمت میں یہ کتاب روانہ کی جا چکی ہے قیمت فی جلد چار روپے -/-/4

قائمقام ناظر تالیف و تصنیف لاہور

درخواست دعا

خاکسار کی ہمشیرہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب خصوصیت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمادیں۔ دعاگو خاکسار چوہدری بشیر احمد کلرک الفضل

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا کریں۔

"تبلیغی خط"

یہ رسالہ مولانا جلال الدین صاحب شمس نے تحریر فرمایا ہے۔ وہ دوست جنہیں سلسلہ احمدیہ کے متعلق واقفیت حاصل کرنی ہو۔ اُن کے لئے نہایت عمدہ تحفہ ہے۔ نظارت تالیف و تصنیف کی طرف سے شائع کیا گیا ہے۔ کاغذ نہایت عمدہ اور ۴۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ قیمت فی نسخہ ۵ر ایک روپیہ کے چار نسخے۔ ملنے کا پتہ:۔

نظارت تالیف و تصنیف جودھامل بلڈنگ لاہور

دعائے مغفرت

نذیر احمد مددگار کارکن دفتر الفضل کی چھوٹی بہن صفیہ بعمر ۸ سال مورخہ ۶ جنوری بروز جمعرات شام کو مختصر سی علالت کے بعد وفات پا گئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

پتہ مطلوب ہے

میرا بھائی مرزا محمد شریف قادیان۔ سلانوالی ضلع سرگودھا سے عرصہ چار ماہ سے غائب ہے۔ اگر کسی صاحب کو اس کی جائے رہائش کا علم ہو۔ یا خود اسے خبر پہنچے۔ تو اپنی خیریت سے اطلاع دے۔ یا اس سے ربوہ میں بھجوا دیا جائے۔ بہت ضروری کام ہے۔

راقم مرزا عبد الحمید کلرک دفتر بیت المال مقام دلوہ ڈاکخانہ مینیٹ۔ ضلع جھنگ)

برلن میں ریل کی پابندیاں ہٹ جائینگی

برلن ۷ جنوری:۔ روسی اس بات کی سخت کوشش کر رہے ہیں کہ ۵۰ گاڑیوں کے ان کا راستہ صاف ہو جائے تاکہ مغربی حکومتوں کے مقبوضہ جرمنی کے علاقہ سے روزی علاقہ میں لیپزگ تک جرمن باشندوں کو پہنچایا جا سکے۔ کیونکہ وہاں آئندہ موسم بہار میں ایک میلہ ہو رہا ہے۔ کل ریلوے کے ایک برطانوی افسر نے کہا۔ کہ لیپزگ کے لئے گاڑیوں کی روانگی کا انحصار اس بات پر ہے۔ کہ آیا برلن کے ریل راستہ سے موجودہ پابندیاں ہٹائی جاتی ہیں یا نہیں (دستار)

برطانیہ نے عربوں کو ہتھیار مہیا کرنے کی خبر کی تردید کی

لنڈن ۸ جنوری۔ اس بات پر شک کرنے کی بہت کم وجوہ موجود ہیں کہ برطانیہ نے معمول کے مطابق مشرق وسطےٰ میں اپنی فوجوں کو اسلحہ روانہ شروع کر دئیے ہیں۔ دستار کا سیاسی نامہ نگار رقمطراز ہے کہ صیہونی حلقے اس حقیقت کو عربوں کی امداد سے تعبیر کر کے فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں

برطانیہ نے عربوں کے لئے اسلحہ کی روانگی شروع نہیں کی ہے۔ اور اس وقت برطانیہ اور امریکہ کے درمیان یہودیوں کی جارحانہ سرگرمیوں کو روکنے کے لئے مشترکہ پالیسی کی ضرورت پر بحث و تمحیص ہو رہی ہے۔ مجلس تحفظ کی سب کمیٹی کل اس سوال پر غور کرے گی یہ بات ظاہر ہے کہ یہودی مشرق وسطےٰ میں برطانیہ کے اسلحہ روانہ کرنے سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔

" لنڈن ٹائمز " کا نامہ نگار مقیم تل ابیب رقمطراز ہے۔ سرکاری حلقوں کی طرف سے ان الزامات کی شروعات ہوئی ہے کہ مصر اور اسرائیل کی جنگ میں برطانیہ فوجی طاقت کے ذریعے مداخلت کرنا چاہتا ہے یہاں ان الزامات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اگرچہ برطانوی قونصل جنرل مقیم حیفہ مسٹر سرئیل میٹریٹ نے کل ان بیانات کی تردید میں ایک بیان شائع کیا تھا۔

شرق اردن کی درآمد کی پالیسی

عمان ۷ جنوری۔ شرق اردن کے وزیر مالیات سلیمان شکر نے استار کے نامہ نگار کو ایک خصوصی ملاقات میں بتایا۔ لنڈن جانے میں میرے دو مقاصد پیش نظر تھے۔ اول یہ کہ برطانیہ کے ساتھ تبادلہ خیال کیا جائے۔ اور شرق اردن کی درآمد کی پالیسی کو منظم کیا جائے اور دوسرا مقصد یہ تھا کہ اس کمپنی سے کہا جائے جو شرق اردن کی کرنسی کو چھاپ رہی ہے کہ جلد از جلد نوٹ تیار کر دئیے جائیں۔

وزیر مالیات نے مزید بتایا۔ کہ جہانتک پہلے مقصد کا تعلق ہے اس میں مکمل کامیابی حاصل ہوئی تھی۔ مذاکرات نہایت ہی دوستانہ فضا میں ہوئے اور اس کے نتائج عمدہ برآمد ہوئے۔ ان مذاکرات کا اثر بہت دیرپا اور سودمند ثابت ہوگا۔

جہانتک دوسرے مقصد کا تعلق ہے نئے کرنسی نوٹ آئندہ جون کے ماہ تک جاری کر دیئے جائیں گے۔ (استار)

دنیا کا اتحاد امن یا جنگ کے مرحلہ پر

لنڈن ۷ جنوری۔ دنیا کے نامور مؤرخ مؤرخ پروفیسر آرنلڈ ٹائنبی نے ۲۰۰۰ لڑکوں اور لڑکیوں کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دنیا کی نازک صورت حال کا سبب عالمگیر اتحاد کی جانب ہماری کامیابی ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس تحریک کی وجہ سے نازک صورت حال پیدا ہو رہی ہے۔ کیونکہ اس تحریک نے اب رفتار اختیار کر لی ہے۔

پروفیسر ٹائنبی نے کہا کہ پہلے جو طبقے اور قومیں الگ الگ رہنے کی عادی تھیں اور وہ کسی طرح سے ایک دوسرے پر زیادہ اثر انداز ہوتی تھیں اور انہیں ایک دوسرے کی جانب سے عائد شدہ ذمہ داری نہ اٹھانا پڑتی تھی۔ اب انہیں اچانک ایک دوسرے کے قریب قریب رہنے کی کوشش کرنا پڑ رہی ہے۔ ایک عالمگیر اتحاد قائم ہوگا لیکن کس راستہ سے؟ امن اور تعاون کے راستہ سے؟ یا جنگ اور انقلاب کے راستہ سے؟ (استار)

شام ولبنان میں مکمل اتفاق رائے

دمشق ۷ جنوری۔ ایک سرکاری اعلان میں بیان کیا گیا ہے کہ ہمدردن کانفرنس میں شام و لبنان کے صدر اور وزراء اعظم کے درمیان مکمل طور پر اتفاق رائے رہا۔ دمشق کے سیاسی حلقوں کا بیان ہے کہ یہ مذاکرات سیاسی اور فوجی نکتہ نگاہ سے خاص اہمیت کے حامل تھے (استار)

بحیرۂ روم کے ممالک کیلئے امریکی امداد

دمشق ۷ جنوری۔ امریکہ کی تجارتی وزارت میں خارجی تجارت کے شعبہ کے ڈائرکٹر مسٹر تھامس ولسن بحیرہ روم کے ملکوں میں ایک سرکاری مشن کا دورہ کر رہے ہیں۔ وہ پرتگال۔ فرانس، اطالیہ۔ یونان اور لبنان کا دورہ کر چکے ہیں۔ انہوں نے ان ملکوں کو مارشل پلان کی طرز کی مالی امداد دینے کا وعدہ کیا ہے۔

ضرورت کارکنان

دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ پاکستان کو مندرجہ ذیل اسامیوں کے لئے احمدی نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ (۱) کلرک جو انگریزی میں اچھی طرح خط و کتابت کر سکے۔ اور ٹائپ بھی جانتا ہو (۲) کلرک جو اردو میں خط و کتابت کر سکتا ہو۔ اور ریکارڈ کو درست رکھ سکے۔ دونوں اسامیوں کے لئے امیدوار کا احمدی ہونا شرط ہے۔ امیدوار مستعد اور محنتی ہو۔ سلسلہ کی خدمت کا شوق رکھنے والے نوجوانوں کے لئے موقعہ ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ پاکستان ۱۲ میکلوڈ روڈ لاہور

سماٹرا میں گوریلا کارروائی میں اضافہ

نئی دہلی ۷ جنوری:۔ یہاں کے انڈونیشیا کے دفتر میں جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ سماٹرا میں گوریلا دستوں کی سرگرمی میں اضافہ ہو گیا ہے۔ میدان کے ارد گرد شدید جھڑپیں ہو رہی ہیں میدان اور پیمانانگ سیس تار کے درمیانی والی سڑک پر ری پبلکن دستوں کا قبضہ ہے۔

ایک ری پبلکن فوجی دستے نے نہایت کامیابی کے ساتھ پیمانانگ سین تار کے پاس راستہ روک رکھا ہے۔ ایک اور فوجی دستے نے جھیل توبہ کے کنارے پر ہرابات کے مقام پر قبضہ کیا ہے۔

ولندیزی فوجوں کا کچھ حصہ ٹنڈ ٹنگ پورہ کی طرف ہٹا لیا گیا ہے۔ اور ولندیزیوں کے دیگر دستے بنجی اور بیلوہ ان کی طرف واپس ہو گئے ہیں۔ نتیجہ میں مقیم ری پبلکن فوجوں نے میدان کے مقام پر ولندیزی دفاعی لائن کو توڑ دیا ہے۔ اور وہ ٹنڈ ٹنگ پورہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ ۲ جنوری کو دیجیمی اور مراتیہ کے درمیان ولندیزی چھاتہ فوجیں اتری تھیں اسکو گوریلا دستوں نے منتشر کر دیا ہے۔ (استار)

انڈونیشیا کے متعلق امریکہ کا محتاط رویہ

کراچی ۸ جنوری۔ امریکہ میں جمہوریہ انڈونیشیا کے وفد کے قائم مقام رئیس ڈاکٹر سبمبرو آج صبح یہاں پہنچے۔ انہوں نے ایک انٹرویو میں کہا۔ کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کی حکومت اور عوام بہت غور سے یہ دیکھ رہے ہیں کہ انڈونیشیا کی صورت حال کے سلسلہ میں ایشیائی ممالک ایک قطعی اقدام کی شکل میں کیا کرتے ہیں۔

بیروت ۸ جنوری۔ لبنانی اخبارات کے بیان کے مطابق عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عزام پاشا اور شام اور لبنان کے وزراء اعظم جلد ہی عرب نظریات میں مفاہمت پیدا کرنے اور فلسطین میں یہودیوں کے خلاف مزید اقدامات کا انتظام کرنے کے لئے بغداد اور عمان جائیں گے (استار)

لڑکا پیدا ہونے کی دواء

نسخہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ

ہمیں اس خوش قسمتی پر ناز ہے کہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ بنت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے قلم مبارک سے ہمیں تحریر کیا ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول کے اس نسخہ مبارک سے "اگر ڈیڑھ ماہ کے اندر اندر شروع ہو جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ ۹۹ فی صدی فرزند نرینہ مزدہ پیدا ہوتا ہے" سب دوستوں کو عظیم الشان نعمت منگوا کر حالت حمل میں اپنے گھروں میں استعمال کرنا چاہیئے۔ قیمت بیس روپیہ۔

دواخانہ نورالدین رضی اللہ عنہ جودھامل بلڈنگ لاہور

احمدیت

حضرت امام جماعت احمدیہ کی تقریر

کارڈ آنے پر مفت روانہ کیا جاتا ہے!

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد

اجلاس جناب شیخ عبداللطیف صاحب افسر مال بہادر ضلع گجرات بہ اختیارات کلکٹر

مہرداد بذاتہ و برائے مفاد کرم داد برادر خود پسران سلطان۔ رحمان حاکو و لال پسران محمد خان قوم جٹ سکنہ کالیکی تحصیل گجرات

بنام:۔ ولائتی رام ولد دیوان چند۔ مہر چند۔ لال چند دگوپال چند پسران دونی چند۔ خوشحال چند۔ رام مہر اس منوہر لال۔ کشوری لال و کرشن لال۔ پسران گیان چند۔ اقوام کھتری سکنہ کوٹ غلام تحصیل گجرات

دادگی اراضی مرہونہ واقعہ رقبہ کالے کی تحصیل گجرات

مقدمہ مندرجہ بالا میں مسؤل علیہم سکونت ترک کر کے مشرقی پنجاب میں چلے گئے ہیں۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار مذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر انہیں کوئی عذر ہو۔ تو مورخہ ۲۴/۲/۴۹ کو حسب ضابطہ حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کریں۔ بصورت عدم حاضری کاروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی

۳/۱/۴۹

دستخط حاکم

مہر عدالت

بعدالت صاحب ڈپٹی کسٹوڈین بہادر ضلع اٹک

کرنل سردار محمد نواز خان کے۔ سی۔ آئی۔ سکنہ کوٹ فتح خان بمقابلہ فیلنگ کمپنی گوردوارہ کوٹ بھائی تھان واقعہ کوٹ فتح خان

مقدمہ عنوان بالا میں مسؤل علیہ کے نام کئی بار نوٹس جاری کئے جا چکے ہیں۔ لیکن ان کی تعمیل نہیں ہو رہی ہے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ مشرقی پنجاب میں کسی نامعلوم جگہ چلا گیا ہے۔ لہذا ان کے نام نوٹس بذریعہ اخبار الفضل لاہور " زیر آرڈر ۵ رول ۲ جاری کیا جاتا ہے۔ کہ مسؤل علیہ نے بتقرر ۲۸/۲/۴۹ بمقام اٹک یا مختیار تا حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ ہذا کی نہ کی۔ تو اس کے خلاف یکطرفہ کاروائی کی جائے گی۔ اور اس کی غیر حاضری میں مقدمہ مسموعہ اور فیصل ہوگا۔ آج بہ ثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم

مہر عدالت

نواب مشتاق احمد خاں گورمانی کی پریس کانفرنس

از صفحہ اوّل

اس قابل سمجھا ہے کہ وُہ اپنے علاقے میں نظم ونسق قائم رکھ سکتی ہے۔

تفصیلات پر بحث کرتے ہوئے پاکستان کے وزیر بے محکمہ نے کہا اس منتظم اعلیٰ کے تقرر کی رسمی منظوری مہاراجہ ہی کی حکومت دے گی لیکن ویسے عملاً یہ ایڈمنسٹریٹر کسی حکومت کے ماتحت نہ ہوگا۔ اور وُہ ہر ایسی پیچیدگی اور مشکل کا فیصلہ کرنے کا اختیار رکھے گا۔ جو استصواب کے موقعے پر فریقین کیطرف سے پیدا ہوگی۔

آپ نے فرمایا ابھی استصواب سے متعلقہ نظم ونسق کے متعلق بیشتر ایسی تفصیلات باقی ہیں جن کو آخری شکل‘‘ کی صورت ایڈمنسٹریٹر کے تعین کے بعد دی جائیگی۔

نواب مشتاق احمد خاں گورمانی نے بین الاقوامی صورت حالات کی روشنی میں کشمیر کی موجودہ پوزیشن پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا جس سرعت سے انقلابات وقوع پذیر ہو رہے ہیں ہم اُسے کبھی نظرانداز نہیں کرسکتے سارے مشرق میں آزادی اور آزادی پسند طبقے پر جو جارحانہ کوششیں کی جارہی ہیں۔ سرمائے اور سرمایہ داروں کی دستی کے بل پر جس طرح ہٹلر کے نکالے ہوئے یہودیوں کو عربوں پر فلسطین میں مسلط کیا جارہا ہے ہمیں اس مسئلے کو اُن سب تغیرات کی روشنی میں دیکھنا چاہیئے۔ اور مجھے اُمید ہے اگر پاکستان اور ہندوستان کی حکومتوں نے اپنی شاندار روایتوں کو قائم رکھتے ہوئے اپنے متعلقہ فیصلے کو صلح جوئی اور دیانت سے انجام دینے کی کوشش کی تو نہ صرف کشمیر ہی کی گتھی سلجھ جائیگی بلکہ ہم ہر طرف سے گھری ہوئی جمہوریت کو بھی فاشزم کے پنجے سے نجات دلاسکیں گے۔

نواب صاحب نے کہا میں حکومت ہندوستان اور مہاراجہ جموں وکشمیر کی حکومت سے بھی یہ اپیل کرونگا کہ اب وُہ ہر ممکن طریق سے ایسی فضا پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ جو کشمیر کے بے بس عوام کو اپنے وطن سے باہر نکلنے پر مجبور نہ کرے۔

آپ نے کہا جد وجہد آزادی کے سلسلے میں کشمیر کے عوام، مسلم کانفرنس چودھری غلام عباس اور سردار ابراہیم و اُن کے رفقاء نے جو قابل قدر خدمات انجام دی ہیں۔ صرف کشمیر۔ پونچھ یا جموں کے عوام ہی نہیں تمام آزاد پسند دُنیا اُنہیں بلند نام سے یاد کرے گی۔

آپ نے کانفرنس کے آخر میں کہا کشمیر کی موجودہ پوزیشن ایک بیمار کی سی ہے۔ جس کے جسم سے قریباً سارے کا سارا تندرست خون خارج ہو چکا ہے اس وقت اس مریض کے ہر رشتہ دار۔ قریبی عزیز دوست اور ہمدرد کا فرض ہے کہ وُہ اس کی صحت کی بحالی کے لئے اپنا تندرست خون پیش کرے۔

جد وجہد استصواب کوئی آسان مرحلہ نہیں جس جنگ سے ہم آج تک دوچار رہے ہیں۔ یہ مرحلہ اُس سے بھی دشوار گزار اور مشکل ترین ہے لہذا *

فلسطین سے یکطرفہ پابندی اُٹھانے کی کوشش

لیک سکسیس ۸ رجنوری آج رات یہاں مجلس تحفظ کی سب کمیٹی کے اجلاس میں فلسطین اسلحہ روانہ کرنے کی یکطرفہ پابندی کو ختم کرنے کی جد وجہد کی جائیگی۔ اسٹار کا سیاسی نامہ نگار رقمطراز ہے کہ برطانیہ یہ پابندیاں لگانے کی تجویز پیش نہیں کریگا۔ کیونکہ وُہ اپنی عام شکل میں مشرقی یورپ کی جان بوجھ کر صیہونیت کی حمایت کرنے کی پالیسی کو مدنظر رکھتے ہوئے بے اثر ثابت ہوگی۔

یہودیوں کے لئے اسلحہ کی بہم رسانی کے متعلق برطانیہ کا بیان اس حقیقت کا ناقابل تردید ثبوت ہے۔ اور وُہ یہودیوں کی مذمت کے لئے راستہ ہموار کرتا ہے۔ جو عربوں کی مدد کرنے کی خواہاں قوموں پر سے اخلاقی پابندی کو دُور کر دے گا۔

مصر کے ۱۶ رنومبر کی قرارداد کو منظور کر لینے کی وجہ سے یہودیوں کے لئے ۴ رنومبر کی قرارداد منظور نہ کرنے کی کوئی جگہ نہیں رہتی۔ اور ہوسکتا ہے کہ مجلس تحفظ اس کی وجہ سے یہودیوں کے خلاف زیادہ سخت کارروائی کرے۔

مجلس تحفظ کی سب کمیٹی کے سامنے دو راستے ہیں (۱) یہودیوں کے خلاف پابندی لگانا یا اور کوئی کارروائی کرنا۔ (۲) یہودیوں کی نافرمانی کی اطلاع مجلس تحفظ کو دینا۔ اور مجلس کا جلد ایک اجلاس طلب کرانا۔

دوسرے راستہ کی اہمیت ان الفاظ میں پوشیدہ ہے۔ جو رپورٹ میں درج ہونگے اور برطانیہ سخت ترین الفاظ لکھنے کے لئے زور ڈالیگا۔ اس قسم کا فیصلہ عربوں کو بہت تقویت پہنچائے گا۔ کیونکہ ایشیا اور برطانیہ سے زیادہ امداد حاصل ہونے کا امکان بڑھ جائیگا اور یہودیوں کو طویل عرصہ تک جاری رکھنے کی دھمکی سے کمزور کر دیا جائے گا۔ اور جنگ کے طول پکڑنے سے یہودی بہت خوفزدہ ہیں۔ صورت حال کے متعلق امریکی رویہ کو کلیدی حیثیت حاصل ہے۔ اور اسٹار کے نامہ نگار کی اطلاع سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہودیوں کے خلاف امریکی رویہ میں کسی قسم کی سختی نہیں آئی ہے برطانوی پالیسی کا مقصد مجلس تحفظ کی کلی حمایت کے اصول پر برطانوی امریکی پالیسی کو متحد کرنا ہے۔ (اسٹار)

---

* اپنے بھائیوں کی امداد کے لئے اپنے اُصول کی سربلندی کے لئے اور اپنی جد وجہد کو کامران دیکھنے کیلئے اتحاد۔ نظم۔ اور کامل اعتماد سے میدانِ عمل میں آئیے۔ اللہ تعالےٰ یقیناً آپ کی مشکلوں کو آسان کر دے گا۔

بحر اوقیانوس کے میثاق پر اس ماہ کے اختتام تک دستخط ہو جائینگے

لندن ۱۰ رجنوری۔ برطانیہ فرانس اور بینی لکس ممالک کو امریکہ اور کینیڈا کے ساتھ باہمی دفاع کے لئے منسلک کرنے والے بحر اوقیانوس کے میثاق پر اس ماہ کے آخر تک دستخط ہو جائینگے۔ معاہدے پر دستخط غالباً واشنگٹن میں ہی کئے جائینگے۔

معاہدہ کا مسودہ مکمل ہو چکا ہے۔ اس میں بحر اوقیانوس کے حفاظتی منطقے کی وضاحت کی گئی ہے۔ اس منطقے کی فوجی طور پر حفاظت کی ذمہ داری مغربی یونین کے ممالک اور امریکہ اور کینیڈا پر ہوگی یہ منطقہ راتن سے پریبے تک ہے اور اس میں مغربی یونین کے ممالک کے علاوہ آئس لینڈ، ناروے اور ڈنمارک کے علاقے شامل ہیں

اس معاہدے میں شامل ہونے کا اختیار اس منطقے کے ممالک کو حاصل ہوگا۔ اگر وہ چاہیں تو اس کو منظور کر لیں اور اگر نہ چاہیں اس کو مسترد کر سکتے ہیں۔ نیز وہ اس معاہدے کے تحت مشترکہ دفاع کی شرط کو بھی نامنظور کرنے کا اختیار رکھتے ہیں۔ (اسٹار)

پناہ گزینوں کے کیمپوں پر یہودیوں کی بمباری

قاہرہ - ۸ رجنوری - یہاں یہ تازہ ترین فوجی اعلامیہ میں بتایا گیا کہ یہودی طیاروں نے نابلوس میں پناہ گزینوں کے کیمپوں پر بمباری کی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مصری فوجوں نے بعض مقامات سے یہودیوں کو لاشیں اور اسلحہ چھوڑ کر پسپا ہونے پر مجبور کر دیا مصری سوار فوج نے بھاگتے ہوئے یہودیوں کا تعاقب کیا۔ یہودیوں کی ان مقامات پر پھر سے قبضہ کرنے کی کوشش کو ناکام بنا دیا گیا:- بیان کیا جاتا ہے کہ مصری توپخانہ کی لگاتار گولہ باری یہودیوں کی شکست کا خاص باعث ہوگی۔ (اسٹار)

یہودی مورچوں پر شدید گولہ باری

بغداد - ۸ رجنوری - عراق کی وزارت دفاع نے فلسطین کی جنگ کے متعلق مندرجہ ذیل کمیونک شائع کیا ہے۔

”کل کلیلیہ کے محاذ پر ہمارے توپ خانے اور مشین گنوں نے دشمن کی صفوں پر شدید گولہ باری کی اور یہودیوں کو بہت نقصان پہونچایا۔ دشمن کی ایک بکتر بند گاڑی نے ہماری صفوں میں آنے کی کوشش کی اس پر گولہ باری کی گئی اور اسکو بے کار بنا دیا گیا۔ ایک عراقی سپاہی مارا گیا اور ایک سپاہی زخمی ہوُا۔ (اسٹار)

برطانیہ میں کوئلہ کی پیداوار

لندن - ۸ رجنوری منگل کے روز یہاں سنہ ۱۹۴۸ء میں برطانیہ کی کوئلہ کی صنعت کی پیداوار کے متعلق جو اعداد وشمار شائع ہوئے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ گذشتہ سال اس سے پیشتر کے سال کی بہ نسبت ۵۰ لاکھ ٹن زیادہ کوئلہ نکالا گیا۔ گذشتہ سال ۲۰۸۱۵۰۰۰ ٹن کوئلہ نکالا گیا۔

درآمد کی مقدار حکومت کی مقرر کردہ مقدار کے ۲۲٪ تک پہونچ گئی اور وہ برآمد کی مقرر شدہ مقدار سے بڑھ گئی۔ اس سال کے شروع ہونے کے بعد سے برآمد کی ہفتہ وار شرح دگنی ہو گئی ہے۔ (اسٹار)

شام نے بھی ولندیزی طیاروں پر پابندی لگادی

دمشق - ۸ رجنوری ایک جہاز انڈونیشیا کو ڈاک کا سامان لے کر جارہا تھا۔ شام کی حکومت نے اس ولندیزی جہاز کو شام کے علاقے میں سے گذرنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ (اسٹار)

ملایا اور سیام کے درمیان دفاعی معاملات پر مذاکرات

سنگاپور ۸ رجنوری جنوبی سیام میں سنگورہ کے مقام پر عنقریب ملایا اور سیام کے درمیان مشترکہ دفاع اور باہمی امداد کے سلسلے میں مذاکرات شروع ہونے والے ہیں

سنگاپور سے کئی ایک فوجی اور پولیس افسران اور دیگر حکام آج سنگورہ روانہ ہو رہے ہیں۔ (اسٹار)

زراعتی کانفرنس

بیروت - ۸ رجنوری لبنان کی حکومت کو بین الاقوامی زراعتی کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے دعوت نامہ موصول ہوُا ہے۔ یہ کانفرنس آئندہ موسم بہار میں روم میں منعقد ہوگی۔ (اسٹار)

خط وکتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں